فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۱۳)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سوال: مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر میں شبہ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے کفر میں شبہ کرنے والا گمراہ ہے اور جو شخص قادیانیوں کی کفریات کو جانتا ہو اور دینی نصوص سے بھی واقف ہو، مگر پھر بھی ان کے کفر میں شبہ کرے، اس کا ایمان خطرے میں ہے، اسے توبہ کرنی چاہیے، کیونکہ قادیانیت کے کفر وارتداد پر اجماع ہو چکا ہے۔

سوال: جو شخص چیچک کو دیوی تصور کرے اور اس کے نام کا چڑھاوا چڑھائے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفر والحاد ہے۔ مسلمان ایسا تصور نہیں کر سکتا۔

سوال: جو شخص کہے کہ قرآن اور وید میں کوئی فرق نہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن اور وید کو ایک جیسا کہنا کفر والحاد ہے، ایسا مسلمان اگر تائب نہ ہو، تو مرتد ہو جائے گا۔

سوال: نماز کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز دین کی اساس ہے، یہ ضروریات دین میں سے ہے، اس کا انکار کفر وارتداد ہے۔

سوال: ''میرا ایمان رہے یا جائے، ہم تعزیہ منائیں گے۔'' یہ کلمات کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسے کلمات پر کفر کا خوف ہے، اگر وہ تائب نہ ہوا اور بغیر تاویل اسی بات پر قائم رہے، تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(سوال): سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل متواتر ہیں اور ان کے سچے اور پاکدامن ہونے پر امت کا اجماع ہے، اگر کوئی ان پر تہمت زنی کرے، تو وہ کافر و مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾(النّور : ٢٣)

''جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں، نیز ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔''

❁ عالم اہل بیت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي عَائِشَةَ خَاصَّةً.

''یہ آیت خاص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 2556/8، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ عباسی علما کا اجماعی عقیدہ ہے:

مَنْ سَبَّ سَيِّدَتَنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْإِسْلَامِ.

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔''

(المُنْتَظَم في تاريخ المُلُوك والأُمَم لابن الجَوزي : 281/15، وسندہٗ صحيحٌ)

﴾ علامہ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ (۴۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى عُمُومِ آيَةِ الْقَذْفِ وَإِنْ كَانَتْ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَاصَّةً .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تہمت والی آیت عام ہے، گو کہ خصوصی طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔''

(التّبصرة في أصول الفقه، ص 146)

﴾ قاضی ابویعلی حنبلی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ كَفَرَ بِلَا خِلَافٍ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 566)

﴾ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلٰى هٰذَا غَيْرُ وَاحِدٍ وَصَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهٰذَا الْحُكْمِ .

''اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے اور بے شمار ائمہ نے اس حکم کی صراحت بھی کی ہے۔''

(الصَّارم المَسلول على شاتِم الرّسول، ص 566)

سوال: جمعہ کی نماز کو شر اور فساد کی نماز کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اسے بولنے والا مسلمان اگر تائب نہ ہو، تو مرتد ہو جائے گا۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ میں کافر ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس پر اس کا جملہ پیش کیا جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ اس سے تم اسلام سے خارج ہو جاؤ گے، اس کے باوجود بھی اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے، تو وہ کافر اور مرتد ہو جائے گا، کیونکہ وہ اپنے ارتداد کی خود گواہی دے رہا ہے۔

(سوال): نماز کا استخفاف کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز شعائر اسلام میں سے ہے، اس کی توہین اور استخفاف کفر ہے۔

(سوال): ایک مسلمان نے دیوی پر خنزیر کا چڑھاوا چڑھایا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کفریہ عمل ہے۔

(سوال): اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا ایمان متواتر ثابت ہے، اس کا انکار کرنے والا اور انہیں کافر کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔

(سوال): ایک شخص نے (نعوذ باللہ!) کہا کہ ''معاشرے کے تمام گناہ اللہ کے سر ہیں۔''، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، اگر بغیر تاویل اس پر قائم رہے، تو ارتداد لازم آئے گا۔

(سوال): جو کسی کو نماز پڑھنے کی وجہ سے کافر سمجھتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز کو کفر سمجھنا اور نمازی کو کافر سمجھنا واضح کفر، الحاد اور ارتداد ہے، اس کے مرتد ہونے میں کچھ شبہ نہیں، کیونکہ اس نے اسلام کے ایک اہم رکن کا انکار کر دیا ہے، بلکہ اسے موجب کفر قرار دیا ہے، العیاذ باللہ!

(سوال): خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): خدائی کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔

(سوال): ہندوؤں کے بت کے نام کا جانور ذبح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): کفر وشرک ہے۔

(سوال): ایک شخص نے کہا ''مصیبت میں دنیا وعاقبت کچھ نہیں سوجھتا۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا کلمہ انتہائی نامناسب ہے، البتہ اس سے کفر لازم نہیں آتا۔

(سوال): ''میں عیسائی ہوں۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): خود کو عیسائی بتانے والا کافر اور مرتد ہے۔

(سوال): ایک شخص نے (العیاذ باللہ!) مسجد کے بارے میں کہا کہ ''مسجد کیا میری سسری ہے اور مسجد میں پیشاب کر دوں اور سور کاٹ کر ڈال دوں۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): مسجد کے بارے میں ایسے توہین آمیز کلمات باعث کفر وارتداد ہیں۔

(سوال): ''قرآن پر پیشاب کر دوں گا۔'' کہنا موجب کفر ہے یا نہیں؟

(جواب): یہ قرآن کی واضح توہین ہے، جو کہ کفر وارتداد ہے۔

(سوال): کلام اللہ کی توہین کرنا کفر ہے یا نہیں؟

(جواب): کلامِ باری تعالیٰ، اللہ کی صفت ہے اور صفات باری تعالیٰ کی توہین اللہ ہی کی توہین ہے، لہٰذا کلام الٰہی کی توہین کفر والحاد ہے۔

(سوال): کیا مرتد عورت کی سزا قتل ہے؟

(جواب): اگر کوئی مسلمان دینِ اسلام سے منحرف ہو جائے، تو اسے مرتد کہا جاتا ہے۔ اس کی سزا شریعتِ اسلامیہ میں یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

❀ عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ کا بیان ہے:

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مرتد لائے گئے، آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب اس بات کا علم ہوا، تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا، تو انہیں آگ میں نہ جلاتا، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم اللہ کا عذاب کسی کو نہ دو۔ میں انہیں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص اپنا دین بدل لے، اسے قتل کر دو۔''

(صحيح البخاري : 6922)

بعض لوگ اس عمومی حکم سے بلا جواز عورت کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرد مرتد ہو جائے، تو اس کو قتل کیا جائے گا، لیکن عورت مرتد ہو، تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ اسے قید کر دیا جائے گا۔ یہ مذہب مذکورہ بالا فرمانِ نبوی کے خلاف ہے۔

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''لفظِ [مَنْ] مرد و عورت دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ اس عموم میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو خاص کر کے عورتوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کفر مسلمان مردوں اور عورتوں کی طرف سے کیا جانے والا سب سے بڑا گناہ اور سب سے عظیم جرم ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بہت سے احکام اور کفر سے کم جرائم پر حدود مذکور ہیں، مثلاً زنا، چوری، شراب نوشی، قذف کی حد اور قصاص، یہ سب احکام و حدود جو کہ ارتداد سے کم درجہ کے ہیں، یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے لازم ہیں (پھر ارتداد میں عورت مستثنیٰ کیسے ہو گئی؟)۔ پھر رسول

اللہ ﷺ کا یہ حکم بھی عام ہے کہ جو بھی اپنا دین بدلے، اسے قتل کر دو۔ اس صورت ِحال میں کسی کے لیے کیسے جائز ہے کہ وہ اس سب سے بڑے گناہ میں مردوں اور عورتوں کی سزا میں فرق کرے اور اس سے عورتوں کو مستثنیٰ کر دے، جبکہ دیگر چھوٹے گناہوں میں اس پر سزا لازم کر دے؟ یہ واضح غلطی ہے۔''

(شرح صحيح البخاري: 8/573-574)

❀ شارحِ صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ مرتد مرد کی طرح مرتد عورت کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔ البتہ احناف نے اس حدیث کو مرد کے ساتھ خاص کیا ہے اور عورتوں کو قتل کرنے سے ممانعت والی حدیث کو اپنی دلیل بنانے کی کوشش کی ہے، جبکہ جمہور فقہاءِ کرام نے اس ممانعت کو اس عورت پر محمول کیا ہے، جو اصلاً کافر ہو اور اس نے جنگ میں قتل وقتال میں حصہ نہ لیا ہو، کیونکہ اس حدیث کی بعض سندوں میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا، تو فرمایا: یہ تو لڑائی نہیں کر سکتی تھی، (پھر اسے کیوں قتل کیا گیا؟)، اس کے بعد آپ ﷺ نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

(فتح الباري: 12/272)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ؛ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ؛ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ.

''جو مسلمان توحید و رسالت کی گواہی دے، اس کا خون صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے؛ نفس کے بدلے نفس (قتل کے بدلے قتل)، شادی شدہ زانی اور دین سے نکل جانے والا اور مسلمانوں کی جماعت چھوڑ جانے والا۔''

(صحيح البخاري : 6878، صحيح مسلم : 1676)

❁ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهٖ، فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ .

''یا وہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو جائے، تو اس کی سزا قتل ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 163/1، سنن النسائي : 4057، وسندهٗ حسنٌ)

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مرتد مرد ہو یا عورت، اس کی سزا قتل ہی ہے۔

اہل علم کی رائے:

❁ امام حماد بن ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تُقْتَلُ . ''مرتد ہونے والی عورت کو قتل کر دیا جائے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 277/12، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ .

''مرتد ہونے والی عورت کو قتل کر دیا جائے۔''

(سنن الدارقطني : 113/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام اوزاعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 1458)

۞ علامہ سرخسی حنفی، امام شافعی رحمہ اللہ کا استدلال یوں ذکر کرتے ہیں:

''امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے دلیل لی ہے کہ جو بھی اپنا دین بدلے، اسے قتل کر دو۔ یہ کلمہ عام ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے، بالکل ایسے ہی جیسے یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾(البقرة 2 : 185) (جو بھی اس مہینے میں موجود ہو، وہ اس کے روزے رکھے)۔ مذکورہ فرمانِ نبوی سے یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ قتل کرنے کا سبب دین کی تبدیلی ہے، کیونکہ اس طرح کے الفاظ شارع کی زبان میں علت ہی کو بیان کرنے کے لیے آتے ہیں اور مرتدہ کے دین کی تبدیلی ثابت ہو چکی ہوتی ہے۔''(المبسوط : 108/10، 109)

علامہ سہیلی رحمہ اللہ (۵۸۱ھ) کہتے ہیں:

''رہی بنو قریظہ کی مقتولہ والی حدیث، تو اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل ہے، جو مرتد عورت کے قتل کے قائل ہیں۔ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے اس عمومی فرمان کو دلیل بناتے ہیں کہ جو بھی اپنا دین بدلے، اسے قتل کر دو۔ اس حدیث میں ایک اور تائید ہے، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے قتل کے حکم کو دین کی تبدیلی اور ارتداد کی علت سے معلق فرمایا ہے۔ اہل عراق، جو یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا، لہٰذا مرتد عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا، ان کے پاس اپنے موقف کی کوئی دلیل نہیں۔''(الروض الأنف : 236/2، 237)

دلائل احناف:

احناف مرتد عورت کو سزائے ارتداد ''قتل'' سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے جو دلائل

پیش کرتے ہیں، ان کا حال ملاحظہ فرمائیں:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ .

''عورت مرتد ہو جائے، تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔''

(سنن الدارقطني : 3/117)

جھوٹی روایت ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسٰى هٰذَا كَذَّابٌ، يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلٰى عَفَّانَ وَغَيْرِهٖ، وَهٰذَا لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''عبداللہ بن عیسیٰ سخت جھوٹا آدمی ہے، یہ عفان وغیرہ کی طرف منسوب کر کے خود ساختہ روایات بیان کرتا ہے۔ یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔''

❁ (ا) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف یہ قول منسوب ہے:

تُجْبَرُ، وَلَا تُقْتَلُ .

''اسے توبہ کرنے پر مجبور کیا جائے، قتل نہ کیا جائے۔''

(سنن الدارقطني : 3/118)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① ابو یوسف، محمد بن بکر، عطار کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يُدْرٰى مَنْ ذَا .

''معلوم نہیں یہ کون ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 492/3)

② امام عبد الرزاق اور امام سفیان ثوری ''مدلس'' ہیں اور انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ نعمان بن ثابت کوفی باتفاقِ محدثین روایتِ حدیث میں ''ضعیف'' ہیں۔

(ب) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ بھی منسوب ہیں:

تُحْبَسُ، وَلَا تُقْتَلُ .

''اسے قید کیا جائے، قتل نہ کیا جائے۔''

(سنن الدارقطني : 117/3)

سند میں ابو مالک نخعی (عبد الملک بن حسین) ''متروک'' ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 8337)

(ج) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

لَا يُقْتَلْنَ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ .

''عورتیں جب اسلام سے مرتد ہو جائیں، تو انہیں قتل نہ کیا جائے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 139/10، سنن الدارقطني : 201/3، السنن الكبرٰى للبيهقي : 203/8)

سند سفیان ثوری رحمہ اللہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(دیکھیں: مصنّف عبد الرزّاق : 18731)

۞ ابو عاصم ضحاک بن مخلد کہتے ہیں:

نَرٰى أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِنَّمَا دَلَّسَهٗ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ .

''ہمارے خیال میں سفیان ثوری نے اس حدیث کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا واسطہ

حذف کر کے بیان کیا ہے۔''

(سنن الدارقطني : 201/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ فِي الْمُرْتَدَّةِ، فَقَالَ : أَمَّا مِنْ ثِقَةٍ؛ فَلَا .

''میں نے امام سفیان سے عاصم کی مرتد عورت والی حدیث کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ کسی ثقہ راوی سے مروی نہیں۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 203/8، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس روایت میں ''تدلیس'' کی ہے۔

۞ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بعض لوگوں نے مرتد عورت کی سزا کے بارے میں ہماری مخالفت کی ہے۔ ان کی دلیل وہ کچھ ہے، جو عاصم نے ابورزین کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مرتد عورت کو قید کیا جائے، قتل نہ کیا جائے۔ میرے ساتھ اس مذہب کے ماننے والے ایک شخص نے بات کی اور اس وقت ہمارے پاس محدثین کی ایک جماعت موجود تھی۔ ہم نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اسے غلط کہنے سے خاموش رہا ہو۔ جس راوی نے یہ حدیث بیان کی ہے، اس کی حدیث کو محدثین کرام صحیح قرار نہیں دیتے۔''

(الأمّ : 167/6، 168، السنن الكبرٰى للبيهقي : 204/8)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ امْرَأَةً ارْتَدَّتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْتُلْهَا .

''ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مرتد ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل نہیں کیا۔''(الكامل لابن عدي : 383/2، 346/6)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

(الكامل : 346/6)

حفص بن سلیمان، ابوعمر قاری ''متروک الحدیث'' ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 1405)

❁ امام حسن بصری تابعی رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَا تَقْتُلُوا النِّسَاءَ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَكِنْ يُّدْعَيْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ، فَيُجْعَلْنَ إِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يُقْتَلْنَ .

''عورتیں جب اسلام سے مرتد ہو جائیں، تو انہیں قتل نہ کیا جائے، بلکہ انہیں اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ انکار کریں، تو انہیں قید کر کے مسلمانوں کی لونڈیاں بنا دیا جائے، لیکن قتل نہ کیا جائے۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : 140/10)

سند ''ضعیف'' ہے، اشعث بن سوار جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

الحاصل:

صحیح احادیث نبویہ کے عموم اور اہل علم کی آراء کا یہی تقاضا ہے کہ مرتد مرد ہو یا عورت، اسے قتل ہی کیا جائے۔ اس حوالے سے مرد و عورت کا کوئی فرق قطعاً ثابت نہیں۔

سوال: جو شخص کہے کہ ''میرا مذہب اسلام نہیں ہے۔'' اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفریہ کلمہ ہے، جو بغیر تاویل کیے اس پر قائم رہے، وہ مرتد ہے اور اسلام سے خارج ہے۔

سوال: غیر اللہ کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: شرک و کفر ہے۔

سوال: احادیث نبویہ کی توہین کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: احادیث نبویہ کی توہین کفر ہے، کیونکہ احادیث بھی وحی اور دین ہیں۔

سوال: اگر کوئی سیدزادہ کہے کہ ''مجھے نماز روزہ کی ضرورت نہیں۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، کیونکہ ایمان کی دلیل ہے۔ ایسا شخص اگر تائب نہ ہو، تو مرتد ہے اور واجب القتل ہے، جس کا نفاذ ریاست اسلامیہ کی ذمہ داری ہے۔

سوال: نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں فحش کلمات کہنے والے کی کیا سزا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے، البتہ یہ سزا لاگو کرنے کا اختیار صرف ریاست اسلامیہ کو حاصل ہے، ہر عام مسلمان کو اختیار نہیں۔

❀ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں سخت بات کر دی، تو اس شخص نے بھی جواب میں ایسا ہی کہہ دیا، تو میں (ابو برزہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: (اے ابو بکر!) کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

مجھے روک دیا اور فرمایا:

إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ایسا کسی کے حق میں جائز نہیں۔''

(سنن النّسائي : 4076، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی، تو انہوں نے اسے قتل کر دیا، تو نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا، تو فرمایا:

أَلَا اِشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

''گواہ رہیں کہ اس کا خون رائیگاں ہے۔''

(سنن أبي داود :4361، سنن النّسائي : 4070، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عمر بن عبدالعزیز اُموی رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ أَحَدٌ بِسَبِّ أَحَدٍ إِلَّا مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم ﷺ واحد ہستی ہیں کہ اگر کوئی آپ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے، تو اسے قتل کر دیا جائے۔''

(طَبَقات ابن سعد : 369/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ احمد بن حسین بن سہل ابوبکر فارسی رحمہ اللہ (۳۰۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا هُوَ قَذْفٌ صَرِيحٌ كَفَرَ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ .

''بلا شبہ جو نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہتے ہوئے آپ پر صریح تہمت لگائے، وہ شخص اہل علم کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے۔''

(فتح الباري لابن حجر : 281/12)

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُ الْقَتْلَ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کو برا کہے، اس کی سزا قتل ہے۔''

(الإجماع : 720، الإقناع : 584/2، الإشراف : 60/8)

سوال: ''کہاں کی حدیث وقرآن۔'' کیا یہ جملہ کفریہ ہے؟

جواب: یہ جملہ کفریہ ہے۔

سوال: اپنے آپ کو خدا، قیامت، جنت اور جہنم کا منکر کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر، مرتد اور ملحد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی ریاست کا فریضہ ہے۔

سوال: ایک شخص نے نشہ کی حالت میں کہا کہ ''پیغمبر زادہ بھی آ جائے، تب بھی یہ کام نہ کروں گا۔'' کیا یہ کلمہ کفر ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کلمہ کفر نہیں ہے۔

سوال: جو شخص اپنی اولاد کو کافر کہے، اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: شرعی حجت کے بغیر کسی کی تکفیر جائز نہیں، مگر اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: ''میں خدا کو نہیں مانتا۔'' کلمہ کفر ہے یا نہیں؟

جواب: یقیناً ایسا شخص کافر، مرتد، ملحد اور زندیق ہے۔ اس کی سزا قتل ہے، جس کا

نفاذ اسلامی ریاست کی شرعی وقانونی ذمہ داری ہے۔

سوال: ”مجھے خدا کی ضرورت نہیں۔“ کلمہ ارتداد ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کلمہ ارتداد ہے۔

سوال: کلام اللہ کو کلام انسانی کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ومرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت کا کام ہے۔

سوال: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا متواتر ہے، آپ کے مؤمن اور صحابی ہونے پر امت کا اجماع ہے، بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اول ہونے پر بھی اتفاق ہے، جو جانتے بوجھتے اس کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م: ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں:

خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ، هٰذَا قَوْلُنَا وَهٰذَا مَذْهَبُنَا .

”اس امت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں، یہی ہمارا مسلک اور یہی ہمارا مذہب ہے۔“

(تاريخ يحيى بن معين : 1620)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

”رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اتفاق سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔“

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 80/3، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

مَا أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْخَلِيفَةُ وَاحِدًا فَاسْتَخْلفُوا أَبَا بَكْرٍ .

''مسلمانوں نے اتفاق کیا کہ خلیفہ ایک ہی ہونا چاہیے، تو انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا۔''

(الإعتقاد : 522، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا کوئی شخص ارتداد کے بعد دوبارہ اسلام میں داخل ہوسکتا ہے؟

جواب: اگر مرتد پکی توبہ کرلے اور اسلام قبول کرنا چاہے، تو وہ کرسکتا ہے، اسلام میں تنگی نہیں، اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔

سوال: ''میرا ایمان میری جوتی کے نیچے ہے۔'' کلمہ کفر ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ایمان باللہ کا استخفاف ہے، یہ کفریہ حرکت ہے۔

سوال: ایک شخص نے اعلانیہ بدھ مت مذہب کو اختیار کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ مرتد ہوگیا، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت شرعیہ کا کام ہے۔

سوال: اگر تماشہ کرنے والا کہے کہ ''میں خدا ہوں۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، استفسار کے باوجود اگر وہ اس کلمہ پر قائم ہے، تو وہ مرتد اور زندیق ہے، اس کی سزا قتل ہے، جو اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

سوال: جو شخص کہے کہ میں شریعت کے حکم کو نہیں مانتا، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: شرعی احکام کا انکار کفر ہے۔ ایسا شخص اگر تائب نہ ہو اور بغیر تاویل کیے اپنی

بات پر قائم رہے، تو اس کا سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت کا کام ہے۔

سوال: جو شخص اپنے آپ کو خدا اور رسول کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص ہوش وحواس میں ایسی بات کرے، وہ مرتد، ملحد اور زندیق ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت کا فریضہ ہے۔

سوال: سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرنے والے اور ان پر سب وشتم کو جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اہل سنت کا اتفاق ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خلافت برحق ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ جو شخص ان کی خلافت کا منکر ہو، اس سے توبہ کرائی جائے، توبہ کر لے، تو درست، ورنہ مرتد کافر ہو جائے گا، ایسے شخص کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ شریعت کا وظیفہ ہے، ہر شخص کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

سوال: جو کہے کہ مجھے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا فیصلہ منظور نہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے۔

سوال: جو مسلمان آدمی عیسائیوں اور یہودیوں کو حق پر سمجھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص بھی کافر ہے، کیونکہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کافر ہونا متواتر دلائل سے ثابت ہے۔

سوال: ایک شخص نماز کا استخفاف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے نمازی کی قبر میں نہیں جانا، یہ کلمہ کفر ہے؟

جواب: نماز دین کا ستون اور اساس ہے، اس کا استخفاف کفر ہے۔

سوال: اسلام کو گالی دینے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام کو گالی دینا کفریہ حرکت ہے، ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے، تو مرتد ہے۔

سوال: ''ہم اللہ کے بھتیجے ہیں۔'' کلمہ کفر ہے؟

جواب: کلمہ کفر ہے، البتہ اگر جہالت کی بنا پر کہا ہے، تو ارتداد لازم نہ آئے گا۔

سوال: ''ہمارا خدا انگریز ہے۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اس کا قائل توبہ نہ کرے، تو مرتد ہے۔

سوال: حالت جنابت میں نماز پڑھ لی، تو کیا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا؟

جواب: حالت جنابت میں نماز پڑھنے والے اسلام سے خارج نہ ہو گا، البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنے والا سخت گناہ گار ہو گا، کیونکہ اس نے حکمِ شرعی کی خلاف ورزی کی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (المائدة : ٦)

''اہل ایمان! نماز کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے چہرہ دھولیں اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھولیں، سر کا مسح کریں اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھولیں، جنبی ہوں، تو غسل کر لیں۔''

سوال: مسلمان عورت کہے کہ میں کافرہ تجھ مؤمن سے اچھی ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اگر تائب نہ ہو، تو وہ مرتد ہو جائے گی۔

سوال: ''تیرے اسلام کی ماں کو ایسا کروں۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ اسلام کی توہین ہے، جو کہ کفر ہے۔